

## بابری مسجد کی شہادت مومنوں کے لئے ایک اہم انتہائی پیغام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهَدَمَتْ صَوَامِعُ  
وَبِيَعٌ وَصَلَوْتُ وَمَسْجِدٌ يُذَكِّرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا  
وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ

ترجمہ: اور اگر اللہ لوگوں کے ایک گروہ (کے شر) کو  
دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہتا تو خانقاہیں اور کلیسا  
اور عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا ذکر کثرت  
سے کیا جاتا ہے، سب مسمار کردی جاتیں۔ اور اللہ ضرور  
ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس (کے دین) کی مدد  
کریں گے۔ بلاشبہ اللہ بڑی قوت والا، بڑے اقتدار والا  
ہے۔

سورۃ الحج، آیت نمبر ۴۰

۳۰ ستمبر بروز بدھ لکھنؤ کی ایک خصوصی سی بی آئی  
عدالت نے ۶ دسمبر ۱۹۹۲ کو اودھیا میں بابری مسجد  
گرائے جانے کے معاملے میں فیصلہ سناتے ہوئے ۴۹  
ملزمین میں سے زندہ رہنے والے ۳۲ میں سے تمام  
ملزمین کو بری کر دیا۔ نتیجتاً بی جے پی کے سینئر رہنما لال  
کرشن اڈوانی، مرلی منوہر جوشی اور اوما بھارتی سمیت تمام

ملزمین ہندو قواد رہنما بری ہو گئے ہیں۔ جج مسرود کمار  
نے ۲۳۰۰ صفحات پر مشتمل فیصلے میں کہا کہ ۳۳ ملزم  
مقصود سے نہیں تھا، یہ ایک ایسا ہی آیا حادثاتی واقعہ  
تھا اور ملزمین کے خلاف کوئی پختہ ثبوت نہیں ملے گا۔  
ملزمین کے دسپہ مشتمل مجید کو روکنے کی کوشش کی  
گئی تھی۔

حالانکہ ان ہندو قواد رہنما کی طرف سے لوگوں کو بھڑکا  
کر جانے والا واقعہ ہے، لیکن انہوں نے بابری مسجد کو جہدم  
کرنے کی بے شمار ویڈیوز انٹرنیٹ پر منسوخ ہیں۔ جب  
بینرل اسٹیجس ایجنسی نے یہ ویڈیوز عدالت میں پیش  
کیں تو جج نے بے شرعی کے ساتھ انہیں ترمیم شدہ  
ویڈیوز بنانے کی درخواست کو مکمل طور پر پیش پشت  
ڈال کر تمام ویڈیوز کو بھٹکا کر اسے مسترد کر دیا۔

در حقیقت ہندو قواد عدالت سے ایسے بارے میں التماس  
کی توقع کرنا ہی ایک طرح کی بے دقتی اور حماقت ہے  
کیونکہ بابری مسجد انہدام کیس میں فیصلے سے پہلے جب  
رام جہدم کا فیصلہ ملے کر لیا گیا تھا اور وہاں رام جہدم کی  
تعمیر کا کام بھی شروع کیا گیا تھا تو پھر مسجد کو جہدم  
کرنے کا کیا جرم باقی رہتا ہے؟

ایسے پیادری اہستہ صلب!

یہ سارے واقعات کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہیں، کوئی الگ  
تھک سا منظر نہیں ہیں۔ سن ۱۸۲۲ میں پہلی مرتبہ رام  
مندر کی جگہ پر بابری مسجد کی تعمیر کی دعویٰ کرنا، ۲۳  
دسمبر ۱۹۴۹ کو مسجد کے مرکزی گنبد کے نیچے سادھو

## القاسم

القاسم بلیٹن: ۱

پیشکش



ربیع الأول ۱۴۴۲ ہجری

پسماندہ مسلمانوں کو شہریت سے محروم کر کے رام راج کے قیام کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ان ہندو فریب کاروں کا نشانہ صرف ہماری بابرئ مسجد ہی نہیں، بلکہ ہر گلی کی ہر مسجد ہی ان کا نشانہ ہے، جیسا کہ ہم نے رواں سال فروری کے ہنگاموں میں دیکھا ہے۔ انہوں نے دہلی میں مسجد کے میناروں پر ہندوتوا کے جھنڈے لٹکائے، مسجد کے اندر بم رکھ کر دھماکے سے مسجد کو اڑا دیا۔ وہ اپنے مشن کی تیاری پوری کر چکے ہیں۔ وہ اپنا رنگ تبدیل کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنا مشن مکمل نہ کر لیں اور ان کا مشن ہے ہندوستان کو مسلمانوں سے خالی کروانا یا مسلمانوں کو نچلے طبقے میں تبدیل کرنا۔ ان کی یہ دشمنی ہمارے ایمان سے ہے، ان کی دشمنی ہمارے حکمہ سے ہے، ان کی یہ دشمنی ہماری نمازوں سے ہے، ان کی یہ دشمنی ہمارے وجود سے ہے۔

**اے محمد بن قاسم اور محمود غزنوی کے جانشین!**

بابرئ مسجد سے متعلق ان عدالتی فیصلوں کی مسلسل نے سیکولر ریاست کے خواب میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے یہ بات ثابت کردی ہے کہ ہندوستان میں ہم مسلمان تھکتے ہی سیکولرزم اور پرامن بقائے باہمی پر یقین رکھتے رہیں، کانگریس اور بی ج پی سے قطع نظر ہندو اپنے رام راج کے لئے کام کرتے ہی رہیں گے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ گرچہ ہم ہزار سالوں سے ہندوؤں کے ساتھ پُر امن طور پر زندگی گزارا، لیکن

سنّتوں کا رام اور بیتا کے مجسموں کا رکھنا، پھر مسلمانوں کی طرف سے اس مجسمے کو ہٹانے کی کوشش کرتے وقت سرکار کی طرف سے مسجد کو متنازعہ علاقہ قرار دیتے ہوئے مسجد کو بند کردینا، ۲۵ جنوری ۱۹۸۶ کو راجیو گاندھی کا بابرئ مسجد کو ہندو پنڈتوں کے لئے کھول دینا، ۶ دسمبر ۱۹۹۲ کو بی ج پی، وشو ہندو پریشد اور شیو سینا کی حمایت میں سابق نائب وزیر اعظم لیل کے اڈوانی، سابق مرکزی وزیر مرلی منوہر جوشی، مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اوما بھارتی اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ سمیت دیگر متعدد ہندو قائدین کی موجودگی میں پولیس انتظامیہ کے تعاون اور غیر فعال کردار سے بابرئ مسجد کو مسمار کرنا، ۹ نومبر ۲۰۱۹ کو بابرئ مسجد کو منہدم کر کے رام مندر کی تعمیر کا سپریم کورٹ کے فیصلے کا اعلان اور مودی کی موجودگی میں رواں سال ۵ اگست کو کرونا ماحول میں ہی بھوبی پوجن اور رام مندر کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھنا اور آخر کار گزشتہ ۳۰ ستمبر کو بابرئ مسجد انہدام کیس کے تمام ملزموں کو سی بی آئی عدالت کی طرف سے باعزت بری کردینا۔ یہ سب منصوبہ بندی کے ساتھ ہوا۔

ان تمام سرگرمیوں کے ذریعہ وہ ایک خاص مقصد کی طرف آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ پورے ہندوستان میں رام ریاست قائم کرنا ہے۔ اس کا روشن عیاں ثبوت ہے ۱۱ دسمبر ۲۰۱۹ کو ہونے والے متنازعہ سی اے اے ایکٹ کی منظوری۔ کیونکہ ایسا کر کے وہ

کبھی بھی گو پجاری ہندوؤں کے رحم و کرم پر نہیں، بلکہ حکمران کے کردار میں تھے۔ صرف ہمارے جہاد کو بھول جانے کی وجہ سے آج ناپاک ہندوؤں چوہوں کا بھتیس بدل کر ہمارے آباؤ اجداد کی سرزمین میں ہی ہمارے ساتھ شیروں کی طرح سلوک کر رہے ہیں۔ اگر آج بھی ہم ان کے خلاف دوبارہ کھلے عام جہاد کا اعلان کر کے اسلحہ نہیں اٹھاتے ہیں تو صرف بابرئ مسجد ہی نہیں، بلکہ ہندوستان میں ہندوستانی مسلمانوں کے ایمان و عقیدے کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔

لہذا اور سستی نہیں اور لاپرواہی کی کوئی موقع نہیں۔ ہماری غفلت کی نیند ٹوٹنے کے لئے اور کتنے بابرئ، اور کتنے گجرات، مظفرنگر، آسام یا دہلی دیکھنے کی ضرورت ہے؟ لہذا اے مسلمانان ہندوستان! جاگیں، انتخاب کریں اپنی عزت اور وقار کی راہ جہاد کو۔

